السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض دوست جب سفر پر یا عمرہ کے لیے جاتے ہیں تو روزانہ صبح شام کسی ایک یا بعض افراد کو صبح و شام کے مسنون اذکار پڑھنے کو کہتے ہیں باقی سب لوگ سنتے رہتے ہیں (خود نہیں پڑھتے) اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جناب رسول اللہ ﷺ صبح شام کچھ خاص اذکار کے ساتھ اللہ کو یاد کرتے اور خاص دعائیں پڑھتے تھے۔ صحابہ کرام رضی نے وہ دعائیں سن کر یاد کرلیں وہ بھی جناب رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے انفرادی طور پر یہ اذکار اور دعائیں پڑھنے لگے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے رسول اللہ ﷺ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسا کوئی طریقہ مروی نہیں کہ وہ مل کر یہ دعائیں اور اذکار پڑھتے ہوں یا اکٹھے پڑھتے ہوں یا ایک پڑھتا ہو اور باقی خاموشی سے سنتے ہوں۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اس دعا کرنے کی کیفیت میں اور تمام شرعی امور میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر عمل کریں۔ بھلائی تمام تر ان ی اتباع ہی میں ہے اور ہر قسم کا شر ان کی مخالفت میں۔ لہٰذا ذکر دعا کے لیے جمع ہونا یا سے ایک طریقہ اور عادت بنا لینا بدعت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنۡ أَحۡدَثَ فِي أَمۡرِنَا ہٰذَا مَا لَيۡسَ مِنۡہُ فَہُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے۔''

((إِيَّاكُمۡ وَمُحۡدَثَاتِ الۡأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحۡدَثَةٍ بِدۡعَةٌ وَكُلَّ بِدۡعَةٍ ضَلَالَةٌ))

''نئے ایجاد ہونے والے کاموں سے بچو، ہر نیا کام بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ صبح اور شام کے وقت ان کلمات کو ترک نہیں فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسۡأَلُكَ الۡعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنۡيَايَ وَأَهۡلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسۡتُرۡ عَوۡرَاتِي وَآمِنۡ رَوۡعَاتِي وَاحۡفَظۡنِي مِنۡ بَيۡنِ يَدَيَّ وَمِنۡ خَلۡفِي وَعَنۡ يَمِينِي وَعَنۡ شِمَالِي وَمِنۡ فَوۡقِي وَأَعُوذُ بِعَظۡمَتِكَ أَنۡ أُغۡتَالَ مِنۡ تَحۡتِي))

''اے اللہ! میں تجھ سے دین، دنیا اور اہل اور مال میں عافیت ک سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما اور پریشانیوں سے امن دے اور میرے حفاظت فرما میرے اگے، پیچھے، دائیں بائیں اور اوپر کی جانب سے اور تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں اس بات سے کہ مجھے نیچے سے اچانک پکڑ لیا جائے۔ (یعنی زمین میں دھنس جانے سے تیری پناہ میں اتا ہوں)۔''

یہ حدیث امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے روایت کی ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صبح ہوتی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے:

((اللّٰهُمَّ بِكَ أَصۡبَحۡنَا وَبِكَ أَمۡسَيۡنَا وَبِكَ نَحۡيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيۡكَ النُّشُورُ))

''اے اللہ ہم نے تیری توفیق سے صبح کی اور تیری توفیق سے شام کی اور تیرے حکم سے زندہ ہیں اور تیرے حکم سے مریں گے اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔''

شام کو یہی الفاظ فرماتے لیکن والیک النشور کی بجائے الیک المصیر (تیری ہی طرف واپسی ہے) فرماتے۔ یہ حدیث ابوداؤد، نسائی ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ